



20141

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا فرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں (سوات) ایک جدید قسم کا موزہ، جس کو چائے موزہ کہا جاتا ہے، رائج ہوا ہے، اس کا کیا حکم ہے، آیا اس پر مسح کرنا جائز ہے یا نہیں؟ موزہ سوال کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔

مستفتی:

مولوی رضا خان صاحب فاضل جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
(مٹہ ضلع سوات) 03452676259



(جواب منسلک ورقہ پر ملاحظہ فرمائیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الجواب حامداً ومصلياً

سوال کے ساتھ موزے کا جو نمونہ بھیجا گیا ہے، ہم نے اس کا مشاہدہ کیا، ہمارے مشاہدے کے مطابق اس میں وہ اوصاف پائے جاتے ہیں، جو حضرات فقہاء کرامؒ نے "جورین نخنین" کے متعلق بیان فرمائے ہیں، اور وہ اوصاف مندرجہ ذیل ہیں:

- (۱)... ان میں پانی نہ چھنے یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔
(۲)... وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی کی وجہ سے پنڈلی پر خود قائم رہ سکے، یہ کھڑا ہونا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو۔ ہم نے نمونے کے موزے کو پاؤں کی ہیئت پر گول کر کے کھڑا کیا، تو وہ کھڑا ہو گیا۔

(۳)... جو تاپہنے بغیر تین میل چلنے سے وہ پھٹنے والی نہ ہوں۔

یہ تینوں اوصاف اس موزے میں موجود ہیں، لہذا منسلک موزے پر مسح کرنا جائز ہے۔

لما فی الدر المختار (۱/ ۲۶۹)



(أو جوریه) ولو من غزل أو شعر (النخین) بحیث یمشی فرسخاً وینبت علی الساق ولا یری ما تحته ولا یشف إلا أن ینفذ إلى الخف قدر الغرض.
(قوله ولو من غزل أو شعر) دخل فیہ الجوخ كما حققه فی شرح المنیة. وقال: وخرج عنه ما كان من کرباس بالكسر: وهو الثوب من القطن الأبیض؛ ویلحق بالكرباس کل ما كان من نوع الخیط كالکتان والإبریسیم ونحوهما. وتوقف ح فی وجه عدم جواز المسح علیه إذا وجد فیہ الشروط الأربعة التي ذكرها الشارح. وأقول: الظاهر أنه إذا وجدت فیہ الشروط یمجوز، وأنهم أخرجوه لعدم تأتی الشروط فیہ غالباً، یدل علیه ما فی کافی النسفی حیث علل جواز المسح علی الجورب من کرباس بأنه لا یمکن تتابع المشی علیه، فإنه یفید أنه لو أمکن جاز، ویدل علیه أيضاً ما فی ط عن الخانیة أن کل ما كان فی معنی الخف فی إیمان المشی علیه وقطع السفر به ولو من لبد رومی یمجوز المسح علیه. اهـ

وفی الفتاویٰ الهندیة (۱/ ۳۲)

الفصل الاول فی الامور التي لا بد منها فی جواز المسح منها ان یمکن قطع السفر به وتتابع المشی علیه ویستر الکعبین وستر ما فوقهما لیس بشرط هكذا فی المحيط.

وفي البناية شرح الهداية (١/٤٠٨)

والمسح على الجوربين في ثلاثة أوجه: في وجه يجوز بالاتفاق، وهو ما إذا كانا
ثخينين متعلين. وفي وجه: لا يجوز بالاتفاق، وهو أن لا يكونا ثخينين ولا
متعلين.

وفي مجمع الأثر في شرح ملتقى الأبحر (١/٥٠)

وفي الخلاصة وإن كان الجورب من مرعري أو صوف لا يجوز المسح عليه
عندهم وإن كان من غزل وهو رقيق لا يجوز وإن كان ثخيناً مستمسكاً، ويستتر
الكعبين سترًا لا يبدو للناظر على هذا الخلاف،

وفي المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة - (١/٢١٢)

وأما المسح على الجوارب، فلا يخلو: إما إن كان الجوارب رقيقاً غير متعل،
وفي هذا الوجه لا يجوز المسح بلا خلاف، وأما إذا كان ثخيناً متعلًا، وفي
هذا الوجه يجوز المسح بلا خلاف، لأنه يمكن قطع السفر وتتابع المشي عليه
فكان بمعنى الخف، والمراد من الثخين: إن كان يستمسك على الساق من غير
أن يشده بشيء، ولا يسقط..... والله سبحانه وتعالى أعلم



بسم الله
جمال احمد

الحوادث
بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ

دارالافتاء جامعة دارالعلوم كراچي

١٤٢٠ - ٦٠٦ هـ
١٢-٥٩-٢٥١٩

الجواب صحیح
شاہ محمد توفیق علی صاحب
١٤٢٠ / ٦ / ٦

بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ
١٢-٥٩-٢٥١٩



الحوادث صحیح
بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ

بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ

بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ



الجواب صحیح
بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ

الجواب صحیح
بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ

بسم الله محمد تقي مشايخي عفي عنه
١٤٢٠ هـ